ملفوظاتِ محبوبِ ذات قدس سرہٗ العزیز

تحریر: حضرت قبلۂ عالم

سیّد افضال احمد حسین گیلانی رضی اللہ عنہ

سجادہ نشین دربارِ عالیہ منڈیر سیّداں شریف، سیالکوٹ

"ملفوظاتِ محبوبِ ذات" قدس سرہٗ العزیز

ایڈیشن اوّل: 1996ء ایڈیشن چہارم: جولائی ۲۰۱۱ء

ایڈیشن دوم وسوم: جنوری 2003ء

ایڈیشن پنجم: ذیقعدہ ۱۴۳۲ھ اکتوبر ۲۰۱۱ء

ایڈیشن: ششم

سالِ طباعت:

قیمت: 150 روپے تعداد: پانچ ہزار

ناشر: ادارہ سوہنے مہربان ویلفیئر ٹرسٹ، منڈیر شریف

sohenymehrban@hotmail.com

مطبع: وقاص پرنٹنگ پریس

بھوراگلی 3 امین پور بازار فیصل آباد

ترجمہ۔صدقات تو دراصل یتیموں اور مسکینوں کے لئے ہیں اوران لوگوں کے لئے جو صدقات وصول کرنے پر معمور ہوں اوران کے لئے جن کی دلجوئی منظور ہو اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں اورقرض داروں کی مدد کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کی امداد میں استعمال کرنے کے لئے۔پس یہ فرض ہے اللہ کی طرف سے۔اللہ علیم وحکیم ہے۔

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ

فقر کی تشریح

حضور سرکارِ عالی قدس سرہٗ العزیز ولایت کے بلند درجات پر فائز تھے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو محبوبِ ذات کے درجہ سے نوازا جو خاص الخاص قربتِ الٰہی کا درجہ ہے۔ حضرت محبوبِ ذات قدس سرہٗ العزیز نے فقر کی تشریح فرماتے ہوئے فقر کے تین درجے بتائے۔فقرِ کامل،فقرِ مکمل،فقرِ اکمل۔حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

ارشاداتِ نبوی:۔ الفقرُ فخري و الفقرُ منّي

ترجمہ۔مجھے فقر پر فخر ہے۔فقر مجھ سے ہے۔

چونکہ ساری کائنات میں کسی نبی یا ولی کی پرواز فقر کی انتہائی منزل اور درجے تک نہ ہوسکتی تھی،اس لئے اللہ تعالیٰ نے فقر کے تین درجوں کا تعین فرمایا۔

پہلا درجہ فقرِ کامل

فقرِ کامل کی یہ شان ہوتی ہے کہ خود فانی اور اللہ کے ساتھ باقی ہوتا ہے۔ اس کا دل غیر اللہ کی طرف مائل نہیں ہوتا اور یہ ہمہ وقت مشاہدۂ الٰہی میں محو رہتا ہے۔

دوسرا درجہ فقرِ مکمل

فقرِ مکمل کائنات کی کسی بھی شے کی طرف نہیں دیکھتا، حتیٰ کہ وہ اپنے وجود کو بھی نہیں دیکھتا۔ دل سے ہر شے یعنی غیر اللہ کو نثار کر دیتا ہے اور ہر وقت ذات کے مشاہدہ میں رہتا ہے۔

تیسرا درجہ فقرِ اکمل

یہ درجہ مذکورہ بالا دونوں درجوں سے بالاتر اور انتہائی قربتِ الٰہی کا درجہ ہے۔ اس درجے کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حامل ہیں۔ اس سے اوپر کوئی درجہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حُسن (نور) پر خود ہی عاشق ہے۔ وہ (اللہ تعالیٰ) محب اور اس کا نور حبیب ہے۔

ع   یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

حبیب کے بعد (نیچے) محبوب کا درجہ ہے۔ فقرِ اکمل مشاہدہ کے علاوہ کسی چیز کی طرف التفات نہیں کرتا ہے۔ اس کے دل میں حبہ بھر آرزو باقی نہیں رہتی۔ اس کا قلب ہمہ وقت مشاہدہ میں ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے وجود کو بھی نہیں دیکھتا۔ اس کی نظر مشاہدہ سے ہٹ کر اِدھر اُدھر نہیں پڑتی اور نہ ہی حد سے آگے بڑھتی ہے۔ یہ درجہ ایسی محویت اور قرابت کا درجہ ہے جو (بنی اسرائیل کے) انبیاء علیہم السلام کو بھی عطا نہ ہوا۔

(حضور سرکارِ عالی قدس سرہٗ العزیز نے) فقراکمل کی مزید تشریح فرماتے ہوئے کہا کہ فقراکمل ہمہ وقت چار حالتوں میں یکساں کارفرما ہوتا ہے۔

اوّل مریدین اور حاضرین کی محفل میں سامعین سے ہم کلام ومحوِ گفتگو۔

دوئم فقراکمل ہر جگہ بالوجود پہنچتا ہے جہاں اس کو مدد کے لئے پکارا جائے خواہ یہ پکار لاکھوں جگہوں سے ہو۔ فقراکمل بلاتردد ہر پکارنے والے کی مدد کو بالوجود بیک وقت پہنچے گا مگر اس کی ظاہری مجلس میں مصروفیت میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔ وہ بدستور اہل مجلس سے مخاطب رہے گا۔ پکار پر مدد، فقراکمل کا باطنی وجود کرے گا۔

سوئم فقراکمل ہر وقت اس مقام پر موجود ہوگا جہاں سے کن ہوتا ہے یہ خاص الخاص قرب' قربِ الٰہی' کا مقام ہے اور یہی محبوبِ ذات کا مقام ہے۔ چہارم فقراکمل ہمہ وقت مشاہدۂ ذات میں محو اور گم ہوتا ہے۔

حدیث شریف

"اپنے پیٹوں کو بھوکا رکھو۔ خواہشاتِ نفسانی کو کم کرو۔ دنیا پرستی چھوڑ کر حق پرستی کرو تاکہ دلوں میں خدا کا نور دیکھ سکو۔ عشق ومحبت سے تمام کائنات محبوبِ حقیقی کا جسد بن جائے۔ اپنی حسِ شہوت کو روزے اور بھوک سے ماند کیے رکھو۔ جب تک تھوڑی سی بھی آرزو اور خواہش موجود ہے' قربِ الٰہی حاصل نہ ہوگا"۔ ہر مشکل اور آفت سے نجات حاصل کرنے کے لئے حضور سرکارِ عالی قدس سرہٗ العزیز مریدین کو ہدایت فرماتے کہ صدقہ دیا کرو' صدقہ ہر بلا کو ٹال دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ صدقہ دو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے۔